بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۸ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۔ ۲۸ اگست ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۰۰

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۷ اگست ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ کل نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ انعام کی آیت وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (انعام ۱۵۶) کی نہایت لطیف اور پُرمعارف تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم کی برکات کو ہم کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

○ ربوہ ۲۷ اگست ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو کل دوپہر اور رات کو بے چینی کی تکلیف رہی ۔ آج صبح طبیعت بہتر ہے ۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ ربوہ ۲۷ اگست ۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔
الحمد للہ

○ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"امانت فنڈ تحریک جدید میں
روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی
ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

علمی تقاریر کا پانچواں اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ علمی تقاریر کا پانچواں اجلاس مورخہ ۲۸ اگست بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا جس میں علمائے سلسلہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" پر تقاریر فرمائیں گے ۔ باہر کے احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے ۔ اس اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خود بھی تشریف فرما ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور وفا میں گزرے

اگر انسان صادق اور وفادار نہیں تو اس کے اعمال کی کچھ بھی قیمت نہیں

"عبد اللطیف کے لئے وہ دن جو اس کی سنگساری کا دن تھا کیسا مشکل تھا ۔ وہ ایک میدان میں سنگساری کے لئے لایا گیا اور ایک خلقت اس تماشہ کو دیکھ رہی تھی ۔ مگر وہ دن اپنی جگہ کس قدر قدر و قیمت رکھتا ہے ۔ اگر اس کی باقی ساری زندگی ایک طرف ہو اور وہ دن ایک طرف، تو وہ دن قدر و قیمت میں بڑھ جاتا ہے زندگی کے یہ دن بہرحال گزر ہی جاتے ہیں اور اکثر بہائم کی زندگی کی طرح گزرتے ہیں ۔ لیکن مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالیٰ کی محبت اور وفا میں گزرے ۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس لطیف اور عمدہ غذائیں کھانے کے لئے اور خوبصورت بیویاں ہیں اور عمدہ عمدہ سواریاں سوار ہونے کو رکھتا ہے، بہت سے نوکر چاکر ہر وقت خدمت کیلئے حاضر رہتے ہیں مگر ان سب باتوں کا انجام کیا ہے؟ کیا یہ لذتیں اور آرام ہمیشہ کے لئے ہیں؟ ہرگز نہیں ۔ ان کا انجام آخر فنا ہے ۔ مردانہ زندگی یہی ہے کہ اس زندگی پر فرشتے بھی تعجب کریں وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ اس کی استقامت اخلاص اور وفاداری تعجب خیز ہو ۔ خدا تعالیٰ نامرد کو نہیں چاہتا ۔ اگر زمین و آسمان بھی ظاہری اعمال سے بھر دیں لیکن ان اعمال میں وفا نہ ہو تو ان کی کچھ بھی قیمت نہیں ۔ کتاب اللہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک انسان صادق اور وفادار نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی نمازیں بھی جہنم ہی کو لے جانے والی ہوتی ہیں جب تک پورا وفادار اور مخلص نہ ہو ریاکاری کی جڑ اندر سے نہیں جاتی ہے لیکن جب پورا وفادار ہو جاتا ہے اس وقت اخلاص اور صدق آتا ہے اور وہ زہریلا مادہ نفاق اور بزدلی کا جو پہلے پایا جاتا ہے دور ہو جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۲-۲۶۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۶۶ء

زلزلے

آج کل تقریباً ہر روز کہیں نہ کہیں سے زلزلہ کی خبر آ رہی ہے۔ ابھی چند ماہ ہوئے کہ خود پاکستان کے ایک بڑے علاقہ میں ہولناک زلزلہ آیا تھا۔ اسی زلزلہ کے خطرناک آثار ابھی موجود ہی تھے کہ چند روز ہوئے پھر بلوچستان میں سخت زلزلہ آیا ہے۔ اسی طرح دوسرے ممالک سے بھی زلزلوں کی خبریں متواتر آتی رہتی ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے کلام تورات انجیل اور دوسری کتب سماوی خود قرآن کریم اور احادیث نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے آخری زمانہ میں زلزلے بہت آئینگے اور یہ قیامت کے نشانات میں سے ہوں گے۔ قرآن کریم میں سورۃ زلزال واضح ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

ترجمہ:۔ (میں) اللہ (تعالیٰ) کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں)۔ جب زمین کو پوری طرح ہلا دیا جائے گا[1] اور زمین اپنے بوجھ نکال کر پھینک دے گی[2] اور انسان کہہ اٹھے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے[3]۔ اس دن وہ اپنی (ساری ہی پوشیدہ)[4] خبریں بیان کر دے گی۔ اس لئے کہ تیرے رب نے اس (یعنی زمین) کے حق میں وحی کر چھوڑی ہے[5]۔ اس دن لوگ مختلف گروہوں[6] کی صورت میں جمع ہوں گے تاکہ اپنی اپنی کوششوں کے نتائج کو دیکھیں۔ پھر جس نے ایک ذرہ کے برابر (بھی) نیکی[7] کی ہوگی۔ وہ اس (کے نتیجہ) کو دیکھ لے گا۔ اور جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی بدی[8] کی ہوگی وہ اس (کے نتیجہ) کو دیکھ لیگا۔

اس سورۃ کی تفسیر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر صغیر میں جو مختصر سے نوٹ تحریر فرماتے ہیں۔ یہاں ان کا نقل کر دینا خالی از فائدہ نہیں ہوگا۔

[1] یعنی اندرونی اور بیرونی قسم کے زلازل آجائیں گے۔ جیساکہ آج کل زمین کے اندر کے لاوے کی وجہ سے بھی اس پر زلزلے آ رہے ہیں۔ اور ایٹم بموں اور ہائیڈروجن بموں کی وجہ سے بھی اس پر زلزلے آ رہے ہیں اور ایسی روحانی تحریکیں جاری ہو گئی ہیں۔ جن کی وجہ سے اہل زمین کے دل ہل گئے ہیں۔

[2] اس کا مطلب یہ ہے کہ جتنے علوم اس دنیا میں مخفی تھے۔ وہ ظاہر ہونے لگ جائیں گے۔ خواہ دینی ہوں یا دنیوی۔ جیساکہ اس وقت سائنس بھی ترقی کر رہی ہے اور قرآنی علوم بھی نئے نئے کھل رہے ہیں

[3] یعنی اس زمانہ میں انسان حیران ہو جائے گا اور کہے گا کہ کیا بات ہے کہ آج زمین کے اندر سے بھی زلزلہ کا مادہ پھوٹ رہا ہے اور باہر سے بھی زلزلہ کے سامان پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اور روحانی طور پر بھی ایسی تحریکیں جاری کر دی گئی ہیں۔ جن سے زمین کے رہنے والوں کے دل ہل گئے ہیں۔

[4] اس دن یعنی آخری زمانہ کے متعلق جتنی پیشگوئیاں تھیں وہ سب پوری ہو جائیں گی۔ گویا زمین اپنے پوشیدہ خزانے ظاہر کر دے گی

[5] اس آیت سے پتہ لگتا ہے کہ جو معنے ہم نے اوپر کئے ہیں وہی درست ہیں کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ زمین کا یہ زلزلہ طبعی حالات کے ماتحت نہیں آ رہا بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے زمین کو حکم دے دیا گیا تھا کہ وہ آخری زمانہ میں ان حالات کو ظاہر کرے۔

[6] مطلب یہ کہ وہ زمانہ آزادی کا ہوگا۔ اور مختلف جماعتیں اس امر کا اظہار کریں گی کہ ہماری جماعت کا یہ نام ہے۔ اور یہ یہ کام ہے۔ اور اس سے ان کی یہ غرض ہوگی کہ لوگ ان کے نام اور کام کو دیکھ کر ان کی جماعت میں شامل ہو جائیں۔ اور دنیا ان کے متعلق اعلیٰ جماعت ہونے کا فیصلہ کر دے۔

[7] اس میں بتایا گیا ہے کہ اس آخری زمانہ میں انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ وہی معاملہ کرے گا۔ جیسے ان کے اعمال ہوں گے اور کوئی قوم تبھی ٹھیک پھل پائے گی۔ جب وہ نیک ہوگی۔

[8] کوئی قوم بھی بد ہوتے ہوئے لوگوں کو دھوکہ نہیں دے سکے گی۔

(تفسیر صغیر ۱۳۰۴ - ۱۳۰۵)

حال ہی میں ترکی میں جو نہایت ہولناک زلزلے آئے ہیں۔ ان کے متعلق ایک مغربی سائنسدان نے اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ جوہری دھماکے جو زیر زمین امریکہ اور روس کرتے ہیں اغلب ہے کہ یہ زلزلے انہی دھماکوں کی وجہ سے ہوں۔ قارئین کو علم ہے کہ روس اور امریکہ نے ایک عہد نامہ کے مطابق زمین کے اوپر ایٹمی دھماکے کرنا بند کر دیئے ہوئے ہیں اور اب یہ دونوں ملک زیر زمین دھماکے کرتے رہتے ہیں۔ البتہ فرانس اور چین نے جو دھماکے کئے ہیں وہ بالائے زمین ہی کئے ہیں۔

ہم اس وقت جو کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر مغربی سائنسدان کا اندازہ درست ہے کہ ترکیہ کے حالیہ ہولناک زیر زمین دھماکوں کی وجہ سے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو کثرت سے زلزلے اس وقت تمام دنیا میں رونما ہو رہے ہیں، وہ قدرتی اسباب کے علاوہ خود انسان کی دانشوری کا نتیجہ بھی ہیں اور پیشگوئیوں میں جو آخری زمانہ میں زلزلوں کی کثرت کا ذکر آتا ہے۔ اس میں خود انسان کی سرگرمیوں کا بھی دخل ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ظھر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون (سورۃ روم آیت ۴۲)

ترجمہ (اس زمانہ میں) خشکی اور تری میں لوگوں کے کاموں کی وجہ سے فساد نمایاں ہو گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا (تعالیٰ) لوگوں کو ان کے عملوں کے کچھ حصہ کی سزا (اس دنیا میں) دے گا۔ تاکہ وہ (اپنی نافرمانی سے) لوٹ آئیں۔

اس آیہ کریمہ سے واضح ہے کہ برّ و بحر میں جو فساد پھیلتا ہے وہ انسانوں ہی کے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ خواہ اس فساد کا مظاہرہ قدرتی عوامل سے ظہور پذیر ہوتا معلوم ہوتا ہو۔ مثلاً آج کل زمین کے اوپر اور زمین کے اندر سے جو زلزلے روئے زمین پر نمودار ہو رہے ہیں۔ اور جو انسانوں کی تباہی کا باعث ہو رہے ہیں۔ یہ بالواسطہ یا بلاواسطہ انسانوں کے اعمال کا ہی نتیجہ ہیں۔ اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان آفات کی جو خود انسانوں کے ہاتھوں ان پر وارد ہو رہی ہیں یہ ہے کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں اور اس عذاب سے بچ جائیں جو وہ خود اپنے آپ پر لاتے ہیں۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ نکاح

قرآن کریم کے بتائے ہوئے راستے پر پوری توجہ پوری ہمت اور پوری طاقت کے ساتھ کاربند ہو جاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ ؍ اگست سنہ ۱۹۶۶ء

۱۶ ؍ اگست بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قیصرہ پروین بنت چوہدری کرامت اللہ صاحب کا نکاح پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم محمد عمر نصر اللہ صاحب ولد چوہدری نصر اللہ خاں صاحب سے پڑھا۔ اور مندرجہ ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔ (خاکسار محمد صادق سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:۔

جس نکاح کے اعلان کے لئے میں اس وقت کھڑا ہوا ہوں وہ

میری ایک عزیز بچی

کا ہے جس کے والد کے ساتھ سکول کے زمانہ سے میرے گہرے دوستانہ تعلقات رہے ہیں۔ اور جو دولہا ہیں ان کے نانا صحابی تھے۔ پھر اس حصۂ خاندان کو دنیا نے اپنی طرف کھینچ لیا مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہ نوجوان امریکہ میں ذاتی تحقیق کے بعد خود احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اس لئے ان کے ساتھ بھی میرے دل میں

ایک گہرا تعلق

پایا جاتا ہے اس لئے باوجود بیماری کے کہ دو دن سے مجھ پر انفلوئنزا کا شدید حملہ ہے اور گلہ جیسا کہ آپ سُن رہے ہیں قریباً بند ہے لیکن وعدہ بھی تھا اور خواہش بھی تھی اس لئے میں اس نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا ہو گیا ہوں۔

مَیں اپنے عزیز بچوں کو

ایک بنیادی نصیحت

کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم ایک پڑھی جانے والی کتاب بھی ہے۔ قرآن کریم ایک ایسی کتاب بھی ہے جس پر ہمیشہ غور ہوتے رہنا چاہیئے یا ہوتا رہتا ہے قرآن کریم ایک سُنی جانے والی کتاب بھی ہے۔ اور قرآن کریم ایسی کتاب ہے جو اس لئے نازل ہوئی ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اس کے احکام کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالا جائے۔

قرآنِ کریم پڑھی جانیوالی کتاب ہے

جیسا کہ خود لفظ قرآن کے ایک لغوی معنے ہی یہ ہیں کہ ایسی کتاب جسے بار بار اور کثرت سے پڑھا جائے۔

اس میں ایک طرف ایک حکم ہے کہ جس "اُمّتِ مسلمہ" کے ہاتھ میں یہ کتاب دی گئی ہے اسے اس کتاب کو کثرت سے زیرِ مطالعہ رکھنا چاہیئے۔

اس میں ایک پیشگوئی بھی تھی کہ اُمّتِ مسلمہ کے لاکھوں کروڑوں افراد اس کتاب کو بار بار اور کثرت سے پڑھیں گے چنانچہ گزشتہ چودہ سو سال میں کروڑوں آدمی ایسے پیدا ہوئے اور نہیں کہہ سکتے کہ قیامت تک اور کتنے کروڑ ایسے مسلمان پیدا ہوں گے جو قرآن کریم کے اس حکم کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کے مطابق کثرت سے تلاوت کرنے والے ہوں گے۔

اُمّتِ محمدیہ میں

ایسے بزرگ بھی گزرے ہیں

جو یا تو اپنی عمر کے اس حصّہ سے جب انہوں نے اس طرف توجہ کی یا کم از کم رمضان کے مہینے میں ہر تین دن میں قرآن کریم کا دَور ختم کر لیتے تھے۔

پس خدا کے منشاء اور اس کی پیشگوئی کے مطابق اس کتاب کو اس کثرت سے پڑھا گیا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو اس کثرت سے پڑھا گیا ہو اور اس سے اس کثرت کے ساتھ برکات حاصل کی گئی ہوں۔

قرآنِ کریم ایک ایسی کتاب ہے،

جس پر ہمیشہ غور ہوتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر بنی نوع انسان کو اس طرف متوجہ کیا ہے مثلاً فرمایا

افلا یتدبّرون القراٰن

کہ وہ کیوں تدبر سے کام نہیں لیتے۔ ایک جگہ فرمایا کہ یہ کتاب ان لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہے جو عقل سے کام لیتے ہیں فکر کرتے ہیں۔ پھر اس کتاب کو کتابِ حکیم قرار دیا ہے یعنی حکمتوں کے نہ ختم ہونے والے خزانے اس کے اندر پائے جاتے ہیں۔

اس زاویۂ نگاہ سے

بھی اگر ہم تاریخِ قرآن کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس اُمّت میں لاکھوں، کروڑوں انسان ایسے گزر چکے ہیں (اور آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے) جنہوں نے اپنی زندگیوں کو یا تو اس کام کے لئے وقف کر دیا تھا یا اپنے دیگر دنیوی کاموں کے علاوہ انہوں نے خاص طور پر اس بات کو مدّنظر رکھا تھا۔ کہ ہم روزانہ اپنے وقت کا خاصہ حصّہ قرآن کریم پر غور کرنے، فکر اور تدبّر کرنے میں خرچ کریں گے تاکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے ان علوم کے خزانوں اور معرفت اور حکمت کی باتوں کو ہم حاصل کر سکیں جو قرآن کریم میں کہیں ظاہر اور کہیں باطن طور پر رکھی گئی ہیں۔

قرآنِ کریم ایک سُنی جانیوالی کتاب ہے

خدا تعالیٰ فرماتا ہے

واذا قرئ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا لعلّكم ترحمون۔

کہ جب قرآن کریم پڑھا جائے تو تم غور سے اُسے سُنا کرو اور خاموشی اختیار کیا کرو شاید کہ تم پر رحمت کے دروازے کھلیں۔

اس آیۃ کے ایک تو ظاہری اور موٹے معنی ہیں جو یہ ہیں کہ جس وقت کسی مجلس میں قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہو تو جو لوگ اس مجلس میں بیٹھے ہوں ان کا یہ فرض ہے کہ وہ غور سے قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوں اور اسے سُنیں اور اپنی باتوں میں مشغول نہ ہوں کہ رحمت کے دروازے اس سے بھی کھلتے ہیں۔

لیکن اس کے

ایک دوسرے معنے بھی ہیں

اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چونکہ قرآن کریم کے غیر محدود خزانے سارے ایک وقت میں بنی نوع انسان پر ظاہر نہیں کر دیئے جائیں گے بلکہ اس کے علوم اور معارف اور حکمتیں ہر زمانہ میں، زمانہ کی ضرورت کے مطابق اور انسان کی استعداد کے مطابق دنیا پر ظاہر کئے جائیں گے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت تک کے لئے جو یہ کامل اور مکمل کتاب (قرآن) تمہارے ہاتھ میں دی گئی ہے۔ جب کبھی اللہ تعالیٰ کوئی ایسا شخص پیدا کرے جس کو وہ اپنے فضل اور احسان کے ساتھ علوم قرآنی سکھائے اور اسے کہے کہ تم یہ علوم دنیا کے سامنے پیش کرو تو اس وقت

تمہارا یہ فرض ہے

کہ اس کی باتوں کی طرف اور اس کی بتائی ہوئی تفسیر کی طرف کان دھرو اور اس کے مقابلہ میں اپنی ذوقی تفسیروں کو بھلا دو اور اس سلسلہ میں خاموشی اختیار کرو۔ کیونکہ ایک تو وہ ہے جو خدا تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے اور بنی نوع انسان تک پہنچاتا ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں وہ ہیں جو اپنی کوشش سے بعض باتیں استدلالی رنگ میں اور ذوقی رنگ میں قرآن کریم سے حاصل کرتے ہیں۔

جب ان دو قسم کی تفاسیر کا آپس میں مقابلہ ہو تو اُمّتِ مسلمہ کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ جہاں تک ان کی ذوقی تفسیر کا تعلق ہے وہ خاموشی کو اختیار کریں۔

انحضتو الخ فرماتا ہے کہ اگر تم

خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی تفسیر

کو سُنو گے اور ان علوم سے حصہ وافر لینے کی کوشش کرو گے جو اس زمانہ کا امام خدا تعالیٰ سے حاصل کر کے تم تک پہنچاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کرے گا کہ رحمتوں کے وہ دروازے جو اس زمانہ کے مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کھولنا چاہتا ہے۔ وہ دروازے تمہارے لئے بھی کھولے جائیں گے اور تم اس کی رحمتوں سے حصہ لینے والے ہو گے۔

چوتھی چیز اس تسلسل میں یہ ہے کہ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس پر عمل ہونا چاہیئے۔ خالی آواز کا سُن لینا اور اس کا چسکہ حاصل کر لینا قرآن کریم کی غرض نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی فائدہ ہے بلکہ یہ کتاب اس لئے نازل کی گئی ہے کہ انسان وہ اعمال بجا لائے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں صالحہ ہوں۔

اس وقت دنیا کے سارے اموال، ساری وجاہتیں اور اثر و رسوخ اور دنیا کی ساری تہذیبیں اور دنیا کی تمام رسوم اور عادات اور خواہشات اکٹھی ہو کر اس کوشش میں ہیں کہ وہ کسی کو بھی اسلام کے بتائے ہوئے راستہ پر ٹھہرا نہ رہنے دیں۔

ایک عظیم کشمکش ہے

جو ایک طرف بہت بڑی طاقتوں اور دوسری طرف ایک چھوٹی سی جماعت میں جاری ہے۔ ظاہری سامانوں کو دیکھتے ہوئے۔ ظاہری حالات کے پیشِ نظر تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم یہ دعوے کر سکیں کہ یہ چھوٹی سی جماعت سب دنیوی طاقتوں اور دنیا کے دجل اور دنیا کے اقتدار اور دنیا کے اموال کے مقابلہ میں کامیاب ہو جائے گی لیکن خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ جو کہتا ہے ہو کر رہتا ہے۔ اور اس نے یہی کہا ہے کہ اس عظیم کشمکش یا اس عظیم جنگ میں جو دجل اور حقانیت اور صداقت کے درمیان لڑی جا رہی ہے

یہ چھوٹی سی جماعت ہی کامیاب ہو گی

اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدے کئے ہیں اپنے وقت پر پورے ہوں گے۔ اور وہ وقت کوئی زیادہ دُور نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل جو نکاحوں کے رشتے قائم کئے جا رہے ہیں ان سے جو نسل چلے گی وہ ابھی ادھیڑ عمر تک نہ پہنچی ہو گی کہ وہ یہ نظارہ دیکھے گی کہ بظاہر ساری دنیا کی طاقتیں جس چھوٹی سی طاقت کو مٹانے کے درپے تھیں وہ طاقتیں خود تباہ ہو گئیں اور یہ چھوٹی سی نظر

آنے والی طاقت ساری دنیا کی طاقتوں پر غالب آگئی۔

اس لئے

ہم میں سے ہر ایک کو یہ سوچنا چاہیئے

کہ ہمارے سامنے دو راستے ہی ہیں جن میں سے ایک کو ہم اختیار کر سکتے ہیں۔

ایک تو یہ کہ ہم پورے طور پر قرآن مجید کے سامنے نہ جھکیں اور اپنی زندگیوں کو قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق نہ ڈھالیں اور اپنے نفسوں اور اپنی رُوحوں کو قرآنی نور سے منور نہ کریں بلکہ ایک حد تک تو ہم قرآن کریم کی طرف مائل ہوں اور ایک حد تک دنیا سے اثر لینے والے ہوں۔

دوسرے یہ کہ ہم کلی طور پر قرآن کریم کی اطاعت کا جوأ اپنی گردنوں پر رکھیں اور دنیا کے ہر اثر کو ہر طاقت کو اور ہر لالچ کو ٹھکرا کر پرے پھینک دیں۔

اگر ہم پہلا راستہ اختیار کریں

تو وہ وقت دُور نہیں جب ہمیں پچھتانا پڑے گا۔ یہ سوچ کر کہ بہت سے وہ پیدا ہوئے جو بعد میں آئے اور آگے نکل گئے ہم جو استاد بن سکتے تھے آئندہ نسلوں کے استاد نہ بنے۔ اور وہ جو بعد میں پیدا ہوئے۔ دنیا کی قیادت اور دنیا کی ہدایت اور دنیا کو علم سکھانے کا کام ان کے سپرد ہؤا اور ہم موقع پانے کے باوجود فائدہ نہ اٹھا سکے اور استاد بننے کا امکان رکھتے ہوئے شاگرد ہی رہے۔

اور

اگر ہم دوسرا راستہ اختیار کریں

اور قرآن کریم کے بتائے ہوئے سیدھے راستے (صراطِ مستقیم) پر پوری توجہ، پوری ہمت اور پوری طاقت کے ساتھ چلیں اور کسی شیطانی آواز کی طرف دھیان نہ دیں تو خدا تعالیٰ ہمیں آئندہ نسلوں کا استاد اور رہبر بنائے گا۔

میری یہ خواہش بھی ہے۔ میرے عزیز بچو! اور

میری یہ دُعا بھی ہے

کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو ہادی رہبر اور استاد بننے کی توفیق عطا کرے اور آپ کے دل میں وہ حسرتیں پیدا نہ ہوں جو موقع کھو جانے کے بعد انسان کے دل میں پیدا ہؤا کرتی

ہیں۔

اس کے بعد حضور نے ایجاب و قبول

کروایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے لمبی دعا فرمائی۔

ہر جماعت میں سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن مقرر کئے جاویں

مقامی جماعتوں کی خدمت میں بارہا یہ درخواست کی جا چکی ہے کہ اپنے ہاں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے سیکرٹری مقرر کروائیں لیکن ابھی تک بہت کم جماعتوں سے اس عہدہ پر تقرر کی منظوری کے لئے رپورٹیں ملی ہیں۔ اس نوٹ کے ذریعہ امراء و صدر صاحبان مقامی جماعت ہائے کی خدمت میں تاکیدی گذارش کی جاتی ہے کہ سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا انتخاب جلد تر کروا کر دفتر ہذا سے منظوری حاصل فرمالیں۔ اگر کوئی جماعت اپنے سیکرٹری مال ہی سے یہ خدمت بھی لینا پسند کرتی ہو تو پھر بھی اس عہدہ پر اُن کے تقرر کی منظوری حاصل کرنی ضروری ہے۔ انتخاب کی رپورٹ بھجواتے وقت منتخب احباب کا پورا پتہ ایسے ہی جماعت کا بھی پورا پتہ درج فرمادیں۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

لائبریری تعلیم الاسلام کالج کے لئے قابلِ قدر عطیہ

مکرم و محترم منصور احمد صاحب ڈائریکٹر وزارتِ امورِ خارجہ اسلام آباد نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی لائبریری کے لئے مندرجہ ذیل کتب کا گراں قدر عطیہ ارسال فرمایا ہے:-

1- A Study of History
(10 Volumes full set)
by
Arnold Toynbee.

2- Encyclopaedia of Social Sciences
(8 Volumes, full set)

تعلیم الاسلام کالج محترم منصور احمد صاحب کا از حد شکر گزار ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ کالج کی طرف سے جماعت کے دیگر مخیّر احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس رنگ میں دینی، علمی و فنّی گراں قدر کتب کا عطیہ ارسال فرما کر اپنے قومی کالج کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ والسلام

خاکسار بشارت الرحمٰن ایکٹنگ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعمیر مسجد اقصیٰ ربوہ کے لئے انجنیئر کی فوری ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ جامع مسجد کی تعمیر کا کام فوری طور پر شروع کیا جائے۔ چنانچہ ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں اس سلسلہ میں تعمیر کے کام کی نگرانی کے لئے ایک تجربہ کار انجنیئر یا اوورسیئر وغیرہ کی ضرورت ہے جو کم از کم ایک سال تک یہ خدمت سرانجام دے سکے خواہ وہ ریٹائرڈ ہو لیکن کام پوری دیانتداری اور ذمہ داری کے ساتھ کرنے اور کروانے کی پوری طاقت رکھتے ہوں یا کوئی ایسے دوست جو اتنے عرصہ کے لئے رخصت لے سکتے ہوں۔ خواہش مند دوست اِس اعلان کو پڑھتے ہی خاکسار کو فوری طور پر مطلع فرمادیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضروری اور واجبی حق الخدمت پیش کیا جائے گا اور مرکزِ سلسلہ میں رہنے کی اور مسجد اقصیٰ کی تعمیر کروانے کی سعادت مزید بر آں ہو گی۔ والسلام

خاکسار شیخ مبارک احمد

(سیکرٹری جامع مسجد کمیٹی۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر کے سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

سالانہ اجتماع مجالس انصار اللہ ضلع تھرپارکر ۱۳، ۱۴ اگست ۱۹۶۶ء کو منعقد ہوا۔ یہ اجتماع پانچ اجلاسوں پر مشتمل تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بکثرت احباب شریک ہوئے۔ چھ اور سات سو کے درمیان حاضری تھی۔ جن میں اکثریت انصار اللہ کی تھی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ پروگرام بڑا دلچسپ تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے سابقہ اجتماعات کی نسبت زیادہ کامیاب رہا۔ خدام اور اطفال بھی ذوق اور شوق سے شامل ہوتے ہوتے رہے۔

اجتماع ۱۳ اپریل کو تین بجے سہ پہر شروع ہوا اور اگلے روز ۴½ بجے شام تک جاری رہا۔ مرکزی نمائندہ محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ایم۔ اے تشریف لائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں محترم مولانا عبد المالک خاں صاحب فاضل کراچی اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد۔ مولانا محمد الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ میرپورخاص اور مولانا محمد اکبر افضل صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کنری نے شرکت فرمائی۔

پہلا اجلاس ۴ بجے سہ پہر جامع مسجد احمدیہ کنری میں زیر صدارت محترم شیخ محبوب عالم خالد ایم۔ اے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عہد اور دعا کے بعد محترم صدر صاحب مرکزی نمائندہ نے افتتاحی خطاب میں حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز پیغام احباب تک پہنچایا۔ حضور نے فرمایا تھا کہ میرے خطبات اور تحریکات ہی میرا پیغام ہیں سب احباب ان کو اپنائیں۔

پھر محترم خالد صاحب نے حضور کی تحریکات اور ان کی اہمیت و ضرورت کو واضح کیا۔

خاکسار ماسٹر فضل الدین طارق زعیم انصار اللہ کنری نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر درد اور پُرسوز ملفوظات سنائے۔ مکرم مولوی محمد اکبر افضل مربی سلسلہ احمدیہ کنری نے تربیت اولاد کی ضرورت و اہمیت بیان کرکے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں بعض ضروری امور کی طرف والدین کو توجہ دلائی۔ مکرم مولوی محمد الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ میرپورخاص نے "دعا اور اس کی اہمیت" پر تقریر فرمائی۔

اس کے بعد محترم مولانا عبد المالک خاں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "خدمت اسلام" کے موضوع پر ٹھوس اور مدلل پُر مغز تقریر فرمائی۔

دوسرا اجلاس ۴½ بجے شام زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی امیر حیدرآباد ڈویژن شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ٹیپ ریکارڈ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ۱۹۵۳ء کا ایک حصہ سنایا گیا۔ اپنے محبوب آقا کی آواز سُن کر ہر دل تڑپ اٹھا اور آنکھیں پُرنم ہوگئیں۔ ہر دل حضور پر درود سلام بھیج رہا تھا اور دعائیں کر رہا تھا اور کان حضور کی آواز پر لگے ہوئے تھے۔

اس کے بعد مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" تقریر فرمائی۔ پھر مولانا عبد المالک خاں صاحب نے بڑے اچھوتے انداز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام ثابت کیا۔

تین بجے صبح کے قریب مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ کی اقتداء میں نماز تہجد ادا کی گئی۔ اس کے بعد درس قرآن کریم مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے دیا درس حدیث مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے دیا۔

چوتھا اجلاس زیر صدارت محترم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ (سندھ) منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کا ایک اقتباس بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا جس میں حضور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک فرمائی تھی۔

پھر مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب نے اور مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے قیام پاکستان اور جماعت احمدیہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

اس کے بعد تقریری مقابلہ شروع ہوا۔ جس میں خدام کو بھی موقع دیا گیا پانچ انصار اللہ اور پانچ خدام تقریری مقابلہ میں آئے۔ انصار اللہ میں سے مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب اور مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب خالد دوم آئے اور خدام میں سے مکرم سیف علی صاحب اول آئے اور مکرم ماسٹر سعید ل خاں صاحب بلوچ سندھی دوم آئے۔

شام تک کبڈی اور ۱۴ اگست کی خوشی میں کھیلوں وغیرہ کے بعد ۴½ بجے اجلاس ختم کر دیا گیا۔ شام کو بعد کھانا و نماز مغرب و عشاء سیرت النبی کے موضوع پر زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ۸ بجے اجلاس شروع ہوا۔ مکرم مولانا عبد المالک خاں صاحب اور مولانا غلام احمد صاحب فرخ اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ اور حضور کے رحمۃ للعالمین ہونے پر روشنی ڈالی اور آخر میں مخالفین کے اس الزام کا وضاحت سے جواب دیا گیا جو کہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھتے اس اجلاس کے شروع میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے

تمام انصار اللہ اور خدام متواتر دو روز روحانی فیوض و برکات سے متمتع ہوتے اور علوم و معارف سے اپنے سینوں کو تازہ کرنے اور نئے جوش و ولولہ کے ساتھ گھروں کو واپس لوٹے۔

آخر میں ان تمام بزرگوں اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا۔

(خاکسار ماسٹر فضل الدین طارق زعیم مجلس انصار اللہ کنری)

سادہ زندگی اور اسلام کی محبت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"سادہ زندگی اختیار کرنے کی تحریک گو حکم نہیں لیکن بعض حالات میں قرآن کریم کا حکم ہے کہ اما بنعمۃ ربک فحدث اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی نعمت ملے تو انسان کے بدن پر بھی اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیئے۔

مگر آج اسلام کے لئے قربانیوں کا زمانہ ہے اور ایسا زمانہ ہے کہ ہمیں چاہیئے کہ اسلام کی خاطر قربانی کرنے کی غرض سے جائز خواہشات کو بھی جہاں تک ہو سکے چھوڑ دیں۔ جب تک ایسا نہ کیا جائے اسلام کو ترقی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس جن لوگوں کے قلوب میں محبت ہے اور اسلام کی خدمت کا احساس ہے ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو سادہ بنائیں کہ زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کرنے کے قابل ہو سکیں اور دنیا میں حقیقی مساوات قائم کر سکیں جس کے بغیر دنیا میں کوئی امن قائم نہیں ہو سکتا۔" (خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان نکاح

پسرم مبارک احمد طاہر بی کام کا نکاح بعوض تین ہزار روپیہ (۳۰۰۰/-) حق مہر مسماۃ رشیدہ بنت چوہدری محمد اسلم صاحب ساکن نواب شاہ کے ساتھ بتاریخ ۶/۶۶ کو بمقام احمدیہ مسجد نور۔ مولوی نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق ہر دو خاندانوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بابرکت فرما کر مثمر ثمرات حسنہ بناوے۔ آمین۔ (خاکسار صوفی غلام محمد صدر جماعت احمدیہ چک نمبر ۱۲ ہلا چیچی)

نمایاں کامیابی:۔ میرا بھتیجا طاہر احمد ملک ابن حبیب احمد ملک انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے سول انجینئرنگ کے فائنل امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کرکے کامیاب ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ یونیورسٹی کی طرف سے دو طلائی تمغے بھی ملیں گے۔ سب بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کی یہ کامیابی دین و دنیا میں بابرکت ہو۔ (خاکسار محمد شفیع نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ)

فارم اصل آمد جلد پُر کرکے واپس فرمائیں

دفتر ہذا سے حصہ آمد کے تمام موصی اصحاب کو فارم اصل آمد بابت سال ۶۶-۱۹۶۵ء دیا (اس سے قبل کے) بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن احباب کو فارم اصل آمد مل چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے پُر کرکے واپس نہیں کئے . . . .

- - - - - - - - ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی وہ جلد پُر کرکے واپس فرمائیں۔ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کو پُر کرکے واپس کرنے پر ہے۔ جس قدر جلدی فارمہائے اصل آمد کو پُر کرکے ان کی واپسی ہو گی اسی قدر جلدی ان کو سالانہ حسابات مل جائیں گے۔

جن دوستوں کو فارم اصل آمد دفتر سے ابھی تک نہ ملے ہوں۔ وہ مطلع فرمائیں تاکہ ان کو دوبارہ بھجوائے جائیں۔ بہر حال حصہ آمد کے موصی احباب کے لئے فارم ہائے اصل آمد پُر کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر ان کے حسابات کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تعزیتی قرارداد

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ و دیگر کارکنان کالج کے دیرینہ کارکن مکرم غلام محمد خاں صاحب پٹھان کی وفات پر رنج کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے۔

غلام محمد خاں صاحب نیک محنتی ذمہ داری کا احساس رکھنے والے کارکن تھے اپنی ڈیوٹی کے ساتھ سلسلہ کی کتب قرآن و حدیث کا مطالعہ بھی دلچسپی سے کرتے تھے قادیان میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور ہجرت احمدیت کی خاطر اپنے آبائی وطن خوست کو خیر باد کہا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی عقیدت رکھتے تھے اور ایک عرصہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں گذارا۔ ہر حلقہ میں مقبول ہونے کے باعث ہر ایک فرد نے اپنی اپنی جگہ صدمہ محسوس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور مغفرت سے ان کو ڈھانپ لے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکی اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(قائمقام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی رسید بکوں کا حساب اور واپسی

الفضل مورخہ ۱۲ ۸ میں زیر عنوان "فضل عمر فاؤنڈیشن کی رسید بکوں کا حساب اور واپسی" امراء صدران جماعت ہائے اور سکرٹریان مقامی فضل عمر فاؤنڈیشن سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ مقررہ نقشہ کے مطابق وصول شدہ رقوم کی فہرست بنا کر بھجوائیں۔ ابھی تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے ایسی فہرستیں آئی ہیں۔ بطور یاد دہانی پھر گذارش کی جاتی ہے۔ کہ مطلوبہ نقشہ کے مطابق جلد فہرست بھجوائی جاوے۔

۲۔ جو رسید بکیں ختم ہو چکی ہوں وہ دفتر ہذا میں واپس بھجوا دی جائیں۔ نقشہ مطلوبہ کوائف حسب ذیل ہے:۔ نمبر رسید بک۔ نمبر رسید۔ تاریخ وصولی رقم۔ رقم وصول شدہ۔ رقم جو مرکز میں بھجوائی گئی۔ حوالہ کوپن خزانہ یا بنک۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار دُکھ کی ایک بیماری میں مبتلا ہے جس کا علاج متعدد بار بذریعہ اپریشن ہو چکا ہے مگر ایک دو سال کے بعد پھر تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل شفا عطا فرمائے۔

محمد عمر (سندھی)، مربی سلسلہ احمدیہ نیشنل سکالا ٹیبد (سکھر)

۲۔ مکرم محمد رمضان صاحب خادم حجام ربوہ کئی دن سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(سلطان احمد پیر کوٹی)

۳۔ میری بچی عزیزہ امۃ القدوس کراچی سے مورخہ ۲ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اخاء ۱۳۴۵ ہش/اکتوبر ۱۹۶۶ء

کی تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ

اجتماع کے اخراجات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ انتظامات شروع کئے جا چکے ہیں۔ جن کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے

چندہ سالانہ اجتماع ہر خادم کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔ خواہ وہ خود اجتماع میں شامل ہو رہا ہو یا نہیں ضرورت ہے کہ قائدین مجالس خاص توجہ دے کر ہر خادم سے اس کی آمد کے مطابق مقررہ شرح سے چندہ اجتماع وصول کرکے مرکز میں بھجوا دیں یہ چندہ زیادہ سے زیادہ ۳۰۔ تبوک ۱۳۴۵ ہش (۳۰ ستمبر ۱۹۶۶ء) تک سو فیصدی وصول کرکے مرکز میں آجانا چاہیئے تا کام میں روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

تعلیم الاسلام کالج کی مسجد کے متعلق

ایک ضروری گذارش

مسجد فضل عمر تعلیم الاسلام کالج کے متعلق پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں متعدد احباب نے تعاون فرمایا ہے۔ کالج ہذا کے اولڈ بوائز اور طلباء کے والدین سے گذارش ہے کہ وہ اس کار خیر میں زیادہ حصہ لے کر ممنون فرمائیں تاکہ کالج کی مسجد جلد از جلد تعمیر ہو۔ اپنے عطیہ جات خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرمائیں۔ امانت مسجد کا نمبر ۲۹۳-۲۹-۱۰۷ ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

مالی کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ایک تجربہ کار مالی کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ تنخواہ کا سکیل ۶۵-۱-۸۰ ہے خواہشمند احباب یکم ستمبر تک درخواستیں بھجوا دیں۔ یا خود ملیں۔

(خاکسار محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر)

... م روانہ ہو رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو اور اسے اپنی حفاظت و امان میں رکھے آمین

(خاکسار صوبیدار محمود احمد قریشی ابن قریشی شمس الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم۔ کوئٹہ)

۴۔ میرے بڑے بھائی مکرمی چوہدری رشید احمد ایڈووکیٹ ہارون آباد ضلع بہاولنگر ۱۴ اگست کو لاڈلیوڈ سے بذریعہ ہوائی جہاز گینیڈا مع اہل و عیال روانہ ہو رہے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر مبارک کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

نصیر احمد لاء کالج لاہور

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عبدالماجد خاں صاحب انجینئر پاکستان ریفائنری کراچی کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے

نومولود ملک عبدالمالک خانصاحب ریٹائرڈ D.O.S/E سیکرٹری مال حلقہ سول لائنز لاہور کا پوتا اور مکرم ملک غضنفر علی خاں صاحب سیکرٹری جنرل ریڈ کراس سوسائٹی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت بچے کے نیک۔ تقویٰ۔ طہارت علم دوست اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالوحید خاں سول ... عبدالکریم ...)

صرف دس روپے میں

* بواسیر خونی ہو یا بادی۔
* درد یں بائی کی ہوں اعصابی یا جوڑوں کی
* دمہ خواہ کتنا ہی پرانا ہو جڑ سے غائب

علی الترتیب باکر کیور۔ پینز کیور۔ استھما کیور استعمال کریں۔ خرچ ڈاک ڈیڑھ روپیہ بصورت منی آرڈر بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز، ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۳۶۵

میں یوسف رحیم ولد عبدالرحیم یونس قوم کچھی میمن پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت ۱۷/۹/۶۴ ساکن ۱۰۹ اکبا س گولہ روڈ ڈاکخانہ چوک بازار ضلع چٹاگانگ صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مارچ ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ و منقولہ جائداد کوئی نہیں مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت دسویں جماعت میں پڑھتا ہوں۔ انشاء اللہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد فوراً ملازم ہو جاؤں گا۔ یا تجارت کروں گا۔ اور اپنی ماہانہ تنخواہ یا آمد کا دسواں حصہ بطور حصہ آمد وضع کرانا شروع کر دوں گا اور جس قدر ماہوار آمدنی ہوگی اس کا دسواں حصہ بھی بطور چندہ ادا کیا کروں گا۔ میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی منقولہ یا غیر منقولہ اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے آمد میں کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ یوسف رحیم مکان نمبر ۱۰۹ اکبا س گولہ روڈ چٹاگانگ، مشرقی پاکستان

گواہ شد:۔ محمد افضل کشمیری موصی نمبر ۱۶۰۵۵ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ چٹاگانگ

گواہ شد:۔ غلام احمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چٹاگانگ۔ مشرقی پاکستان۔

مسل نمبر ۱۸۳۶۶

میں مریم بلقیس زوجہ سید محمود احمد شاہ قوم عمرزئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ مغربی پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپے ہے

۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

۱۔ گلوبند طلائی ایک عدد پونے چار تولے
۲۔ نیکلس طلائی ایک عدد چار تولے
۳۔ جھمکے طلائی ایک جوڑا ۲½ تولے
۴۔ بندے طلائی ایک جوڑا ۱½ تولے
۵۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد ۱½ تولے
۶۔ بندی ایک عدد ۳ تولے

جملہ وزن ۱۳¼ تولے قیمتی تقریباً ۱۶۰۰/- روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد حق مہر و زیورات مشین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ مریم بلقیس بقلم خود

گواہ شد:۔ سید محمود احمد شاہ ولد سید نبی بخش شاہ۔ ہیڈ کلرک آبپاشی آفس کوئٹہ

گواہ شد: ملک غلام حسین۔ ملک سٹیشنرز فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے تو می سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ سے

حاصل کریں

(مینیجر)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲ ستمبر ۶۶ء کے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کو پرسنٹیج ریٹ کے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء برائے فراہمی مٹیریل پر مبنی ہوں۔ یہ ٹنڈر مجوزہ فارم پر ہونے چاہئیں۔

کام	لاگت تخمینہ	زر امانت
A۔ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء لاہور کے مقام پر اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۳ لاہور و ڈی ڈبلیو ایم سگنل شاپس لاہور کے علاقے میں سامان تعمیر مشلاً ریت، چونا، ان بجھا، سرخی، اینٹ کے روڑے، اینٹ کی روڑی، کنکر، بھوسا، چکنی مٹی برائے لپائی اور گوبر وغیرہ کی فراہمی	۲۰,۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- روپے
B۔ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء شیخوپورہ کے مقام پر انسپکٹر آف ورکس نمبر ۲ مغل پورہ کے علاقے میں سامان تعمیر مشلاً ریت، چونا ان بجھا، سرخی، اینٹ کے روڑے، اینٹ کی روڑی، کنکر، بھوسہ، چکنی مٹی برائے لپائی اور گوبر وغیرہ کی فراہمی۔	۱۱,۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے
C برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء شیخوپورہ کے مقام پر انسپکٹر آف ورکس شیخوپورہ کے علاقے میں سامان تعمیر مشلاً ریت، چونا ان بجھا، سرخی، اینٹ کے روڑے، اینٹ کی روڑی، کنکر، بھوسہ، چکنی مٹی برائے لپائی اور گوبر وغیرہ کی فراہمی۔	۱۱,۰۰۰ روپے	۳۰۰/- روپے

اینٹ درجہ دوم کی فراہمی	تعداد کا تخمینہ	
A۔ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء انسپکٹر آف ورکس ۱ اور ۲ لاہور اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس شاہدرہ کے علاقوں میں ضرورت کے لئے لاہور اور شاہدرہ کے مقامات پر ریلوے کی تخصیص کے مطابق درجہ دوم کی اینٹوں کی فراہمی (اس میں پلوں کے محکمے کے مطالبات بھی شامل ہیں)	سات لاکھ اینٹ ۷,۰۰,۰۰۰	۷۰۰/- روپے
B۔ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء انسپکٹر آف ورکس نمبر ۳ لاہور کے علاقے میں لاہور کے مقام پر ریلوے کی تخصیص کے مطابق اینٹ درجہ دوم کی فراہمی	چار لاکھ اینٹ ۴,۰۰,۰۰۰	۴۰۰/- روپے
C۔ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء مغل پورہ کے مقام پر انسپکٹر آف ورکس مغل پورہ کے علاقہ میں ریلوے کی تخصیص کے مطابق درجہ دوم کی اینٹوں کی فراہمی (جس میں ڈی ایس (ڈبلیو) کا مطالبہ بھی شامل ہے)	تین لاکھ اینٹ ۳,۰۰,۰۰۰	۳۰۰/- روپے

۲۔ ٹنڈر کی دستاویزات بادائیگی ناقابل واپسی و ناقابل منتقلی قیمت ۵/- روپے کسی یوم کار کو ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے دفتر کی ورکس اکاؤنٹس برانچ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

۳۔ ٹنڈر کے قواعد و ضوابط اور شیڈول آف ریٹس ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر کی ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں دیکھے جا سکتے ہیں

۴۔ ٹنڈر صرف پاکستان ویسٹرن ریلوے کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کے پاس ہی فروخت کئے جائیں گے چنانچہ دیگر ٹھیکیدار جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کی منظور شدہ فہرست میں شامل نہ ہوں وہ صرف اس صورت میں ٹنڈر دے سکتے ہیں کہ وہ ٹنڈر فارموں کی فروخت سے تین دن قبل اپنے تجربہ، اپنے ہاتھوں تکمیل شدہ کاموں کی نوعیت، اپنی مالی ساکھ اور مذکورہ کاموں کو اپنے ذمے لینے کے ضمن میں اہلیت کے بارے میں دستاویزات اور ثبوت پیش کر دیں۔

۱۸۷ (۷) 2283

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کو جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کا تعاون حاصل ہے۔ اہم علمی اور تربیتی مضامین سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں،

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

فارم اصل آمد جلد پُر کرکے واپس فرمائیں

دفتر ہذا سے حصہ آمد کے تمام موصی اصحاب کو فارم اصل آمد بابت سال ۶۶-۱۹۶۵ء (یا اس سے قبل کے) بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن احباب کو فارم اصل آمد مل چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے پُر کرکے واپس نہیں کئے . . . .

. . . . ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی وہ جلد پُر کرکے واپس فرمائیں۔ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کو پُر کرکے واپس کرنے پر ہے۔ جس قدر جلدی فارمہائے اصل آمد کو پُر کرکے ان کی واپسی ہو گی اسی قدر جلدی ان کو سالانہ حسابات مل جائیں گے۔

جن دوستوں کو فارم اصل آمد دفتر سے ابھی تک نہ ملے ہوں۔ وہ مطلع فرمائیں تاکہ ان کو دوبارہ بھجوائے جائیں۔ بہرحال حصہ آمد کے موصی احباب کے لئے فارمہائے اصل آمد پُر کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر ان کے حسابات کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تعزیتی قرارداد

تعلیم الاسلام کالج کے اساتذہ و دیگر کارکنان کالج کے دیرینہ کارکن مکرم غلام محمد خاں صاحب پٹھان کی وفات پر رنج کا اظہار کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے۔

غلام محمد خاں صاحب نیک محنتی ذمہ داری کا احساس رکھنے والے کارکن تھے اپنی ڈیوٹی کے ساتھ سلسلہ کی کتب قرآن و حدیث کا مطالعہ بھی دلچسپی سے کرتے تھے قادیان میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور صداقت احمدیت کی خاطر اپنے آبائی وطن خوست کو خیرباد کہا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی عقیدت رکھتے تھے اور ایک عرصہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں گذارا۔ ہر حلقہ میں مقبول ہونے کے باعث ہر ایک فرد نے اپنی اپنی جگہ صدمہ محسوس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور مغفرت سے ان کو ڈھانپے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک لڑکی اور ایک بیوہ چھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(قائمقام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی رسید بکوں کا حساب اور واپسی

الفضل مورخہ ۱۱؍ ... میں زیر عنوان "فضل عمر فاؤنڈیشن کی رسید بکوں کا حساب اور واپسی" امراء، صدران جماعت ہا اور سکرٹریان مقامی فضل عمر فاؤنڈیشن سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ مقررہ نقشہ کے مطابق وصول شدہ رقوم کی فہرست بنا کر بھجوائیں۔ ابھی تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے ایسی فہرستیں آئی ہیں۔ بطور یاددہانی پھر گذارش کی جاتی ہے۔ کہ مطلوبہ نقشہ کے مطابق جلد فہرست بھجوائی جاوے

۲۔ جو رسید بکیں ختم ہو چکی ہوں وہ دفتر ہذا میں واپس بھجوا دی جائیں۔ نقشہ مطلوبہ کوائف حسب ذیل ہے۔ نمبر رسید بک۔ نمبر رسید۔ تاریخ وصولی رقم۔ رقم وصول شدہ۔ رقم جو مرکز میں بھجوائی گئی۔ حوالہ کوپن خزانہ یا بنک۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار دُکھ کی ایک بیماری میں مبتلا ہے جس کا علاج متعدد بار بذریعہ اپریشن ہو چکا ہے مگر ایک دو سال کے بعد پھر تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل شفا عطا فرمائے۔

محمد عمر (سندھی)، مربی سلسلہ احمدیہ متعین سکارپید (سکھر)

۲۔ مکرم محمد رمضان صاحب خادم حجام ربوہ کئی دن سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(سلطان احمد پیر کوٹی)

۳۔ میری بچی عزیزہ امۃ القدوس کراچی سے مورخہ ۲ ستمبر کو بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہو رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و ناصر ہو اور اسے اپنی حفاظت و امان میں رکھے آمین

(خاکسار صوبیدار محمود احمد قریشی ابن قریشی شمس الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم۔ کوئٹہ)

۴۔ میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری رشید احمد ایڈووکیٹ ہارون آباد ضلع بہاولنگر ۳۰ اگست کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز کینیڈا معہ اہل و عیال روانہ ہو رہے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا سفر مبارک کرے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔

نصیر احمد لاء کالج لاہور

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال خدام الاحمدیہ کا چوبیسواں سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اخاء ۱۳۴۵ ہش / اکتوبر ۱۹۶۶ء

کی تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ

اجتماع کے اخراجات روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ انتظامات شروع کئے جا چکے ہیں۔ جن کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے

چندہ سالانہ اجتماع ہر خادم کے لئے ادا کرنا ضروری ہے۔ خواہ وہ خود اجتماع میں شامل ہو یا نہ ہو۔ ضرورت ہے کہ قائدین مجالس خاص توجہ دیں کہ ہر خادم سے اس کی آمد کے مطابق مقررہ شرح سے چندہ اجتماع وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں یہ چندہ زیادہ سے زیادہ ۳۰ تبوک ۱۳۴۵ ہش (۳۰ ستمبر ۱۹۶۶ء) تک سو فیصدی وصول کر کے مرکز میں آ جانا چاہیئے تا کام میں روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

تعلیم الاسلام کالج کی مسجد کے متعلق ایک ضروری گذارش

مسجد فضل عمر تعلیم الاسلام کالج کے متعلق پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں متعدد احباب نے تعاون فرمایا ہے۔ کالج ہذا کے اولڈ بوائز اور طلباء کے والدین سے گذارش ہے کہ وہ اس کار خیر میں زیادہ حصہ لے کر ممنون فرمائیں تاکہ کالج کی مسجد جلد از جلد تعمیر ہو۔ اپنے عطیہ جات خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرمائیں۔ امانت مسجد کا نمبر ۲۹۳-۱۰۶ ہے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

مالی کی ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ایک تجربہ کار مالی کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ تنخواہ کا سکیل ۶۵-۱-۸۰ ہے۔ خواہشمند احباب یکم ستمبر تک درخواستیں بھجوا دیں۔ یا خود ملیں۔

(خاکسار محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم عبدالماجد خاں صاحب انجینئر پاکستان ریفائنری کراچی کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے

نومولود ملک عبدالمالک خاں صاحب ریٹائرڈ ای۔ ڈی۔ او سیکرٹری مال حلقہ سول لائنز لاہور کا پوتا اور مکرم ملک غضنفر علی خاں صاحب سیکرٹری جنرل ریڈ کراس سوسائٹی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت بچے کے نیک۔ تقویٰ۔ طہارت علم دوست اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالوحید خاں [illegible])

صرف دس روپے میں

* بواسیر خونی ہو یا بادی۔
* دردیں بائی کی، عرق النساء یا جوڑوں کی
* دمہ خواہ کتنا ہی پرانا ہو جڑ سے غائب

علی الترتیب پائلز کیور۔ پینز کیور۔ استھما کیور استعمال کریں۔ خرچ ڈاک ڈیڑھ روپیہ بصورت منی آرڈر بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

[illegible]

مسل نمبر ۱۸۳۶۵

میں یوسف رحیم ولد عبدالرحیم یونس قوم کچھی میمن پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت ۶۴/۱۱/۱۷ ساکن ۱۰۹ کپاس گولہ روڈ ڈاکخانہ چوک بازار ضلع چٹاگانگ صوبہ مشرقی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مارچ ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری غیر منقولہ و منقولہ جائداد کوئی نہیں مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت دسویں جماعت میں پڑھتا ہوں۔ انشاء اللہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد فوراً ملازم ہو جاؤں گا یا تجارت کروں گا۔ اور اپنی ماہانہ تنخواہ یا آمد کا دسواں حصہ بطور حصہ آمد وضع کرانا شروع کردوں گا اور جس قدر ماہوار آمدنی ہوگی اس کا دسواں حصہ بھی بطور چندہ ادا کیا کروں گا۔ میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی منقولہ یا غیر منقولہ اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے آمد میں کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ یوسف رحیم مکان نمبر ۱۰۹ کپاس گولہ روڈ چٹاگانگ مشرقی پاکستان

گواہ شد:۔ محمد افضل کشمیری کا موصی نمبر ۱۶۰۵۵ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ چٹاگانگ

گواہ شد:۔ غلام احمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چٹاگانگ۔ مشرقی پاکستان۔

مسل نمبر ۱۸۳۶۶

میں مریم بلقیس زوجہ سید محمود احمد شاہ قوم عمرزئی پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ مغربی پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ مارچ ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپے ہے ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:۔

۱۔ گلوبند طلائی ایک عدد پونے چار تولے
۲۔ نیکلس طلائی ایک عدد چار تولے
۳۔ جھمکے طلائی ایک جوڑا ½ ۲ تولے
۴۔ بندے طلائی ایک جوڑا ½ ۱ تولے
۵۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد ½ ۱ تولے
۶۔ بندی ا عدد ۳ تولے

جملہ وزن ¼ ۱۳ تولے قیمتی تقریباً -/۱۶۰۰ روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد حق مہر زیورات مشین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔

الامتہ مریم بلقیس بقلم خود

گواہ شد:۔ سید محمود احمد شاہ ولد سید نبی بخش شاہ۔ ہیڈ کلرک آبپاشی آفس کوئٹہ

گواہ شد:۔ ملک غلام حسین۔ ملک سٹیشنرز فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے تو لکھے سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں

(منیجر)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲ ستمبر ۶۶ء کے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر تک ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کو پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے نظرثانی شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء برائے فراہمی میٹریل پر مبنی ہوں۔ یہ ٹنڈر مجوزہ فارم پر ہونے چاہئیں۔

کام	لاگت تخمینہ	زر امانت
A۔ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء لاہور کے مقام پر اسسٹنٹ انجینئر نمبر ۳ لاہور ڈی ڈبلیو ایم سگنل شاپس لاہور کے علاقے میں سامان تعمیر مثلاً ریت چونا ان بجھا سرخی اینٹ کے روڑے، اینٹ کی روڑی، کنکر، بھوسا، چکنی مٹی برائے لپائی اور گوبر وغیرہ کی فراہمی	-/۲۰,۰۰۰ روپے	-/۴۰۰ روپے
B۔ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء شیخوپورہ کے مقام پر انسپکٹر آف ورکس نمبر ۲ مغلپورہ کے علاقے میں سامان تعمیر مثلاً ریت، چونا ان بجھا۔ سرخی، اینٹ کے روڑے اینٹ کی روڑی کنکر بھوسہ چکنی مٹی برائے لپائی اور گوبر وغیرہ کی فراہمی۔	/۱۱,۰۰۰ روپے	-/۳۰۰ روپے
C برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء خلیپورہ کے مقام پر انسپکٹر آف ورکس نمبر ۶ خلیپورہ کے علاقے میں سامان تعمیر مثلاً ریت، چونا ان بجھا سرخی، اینٹ کے روڑے، اینٹ کی روڑی، کنکر، بھوسہ چکنی مٹی برائے لپائی اور گوبر وغیرہ کی فراہمی۔	۱۱,۰۰۰ روپے	-/۳۰۰ روپے

اینٹ درجہ دوم کی فراہمی	تعداد کا تخمینہ	
A۔ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء انسپکٹر آف ورکس ۱ اور ۲ لاہور اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس شاہدرہ کے علاقوں میں ضرورت کے لئے لاہور اور شاہدرہ کے مقامات پر ریلوے کی تخصیص کے مطابق درجہ دوم کی اینٹوں کی فراہمی (اس میں پلوں کے محکمے کے مطالبات بھی شامل ہیں)	سات لاکھ اینٹ ۷,۰۰,۰۰۰	-/۷۰۰ روپے
B۔ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء انسپکٹر آف ورکس نمبر ۳ لاہور کے علاقے میں لاہور کے مقام پر ریلوے کی تخصیص کے مطابق اینٹ درجہ دوم کی فراہمی	چار لاکھ اینٹ ۴,۰۰,۰۰۰	-/۴۰۰ روپے
C۔ برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء مغلپورہ کے مقام پر انسپکٹر آف ورکس ۶ مغلپورہ کے علاقہ میں ریلوے کی تخصیص کے مطابق درجہ دوم کی اینٹوں کی فراہمی (جس میں ڈی ایس (ڈبلیو) کا مطالبہ بھی شامل ہے)	تین لاکھ اینٹ ۳,۰۰,۰۰۰	-/۳۰۰ روپے

۲۔ ٹنڈر کی دستاویزات بادائیگی ناقابل واپسی و ناقابل منتقلی قیمت -/۵ روپے کسی بھی یوم کار کو ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک دفتر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور کے دفتر کی ورکس اکاؤنٹس برانچ سے حاصل کرسکتے ہیں۔

۳ ٹنڈر کے قواعد و ضوابط اور شیڈول آف ریٹس ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر کی ورکس اکاؤنٹس سیکشن میں دیکھے جاسکتے ہیں

۴۔ ٹنڈر صرف پاکستان ویسٹرن ریلوے کے منظور شدہ ٹھیکہ داروں کے پاس ہی فروخت کئے جائیں گے چنانچہ دیگر ٹھیکہ دار جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کی منظور شدہ فہرست میں شامل نہ ہوں وہ صرف اس صورت میں ٹنڈر دے سکتے ہیں کہ وہ ٹنڈر فارموں کی فروخت سے تین دن قبل اپنے تجربہ، اپنے ہاتھوں تکمیل شدہ کاموں کی نوعیت، اپنی مالی ساکھ اور مذکورہ کاموں کو اپنے ذمے لینے کے ضمن میں اہلیت کے بارے میں دستاویزات اور ثبوت پیش کردیں۔

۱۸۔۷ (۷) 2283

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کو جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کا تعاون حاصل ہے۔ اس کے علمی اور تربیتی مضامین سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں،

اسلام رسم و رواج کا سخت مخالف ہے

بہت سی رسوم و رواج بدی کا ایک راستہ بن جاتی ہیں،

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"اسلام رسم و رواج کا سخت مخالف ہے کیونکہ بہت سی رسوم بھی بدی کا ایک راستہ بن جاتی ہیں۔ بہت سی بدیاں انسان اس وجہ سے کرتا ہے کہ وہ رسوم میں جکڑا ہوا ہوتا ہے مثلاً اس کے پاس روپیہ کافی نہیں ہوتا اور ملک کی رسم چاہتی ہے کہ خاص قسم کا لباس پہنے۔ وہ اس رسم کا مقابلہ نہ کر سکنے کی وجہ سے ناجائز ذرائع سے روپیہ کماتا ہے اس لئے اسلام رسموں سے منع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وہ ایک بوجھ ہیں جن کو قومی خوف کی وجہ سے انسان اٹھاتا ہے ورنہ وہ بوجھ طاقت سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان میں غریب اور امیر، مقروض اور آزاد کا لحاظ نہیں رکھا جاتا اور لوگوں کو مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی خیالی عزت کی حفاظت اور اپنے ہم عصر لوگوں میں ذلیل ہونے سے بچنے کی غرض سے گناہ اور بدی میں مبتلا ہوں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آمد کی ایک غرض یہ بھی بیان فرماتا ہے کہ تا آپ کے ذریعہ لوگوں کو رسوم کے پھندے سے نکالا جائے چنانچہ فرمایا:-

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ (اعراف ع ۱۹)

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص طور پر ان لوگوں کو ملے گی جو کامل طور پر اس موعود رسول کی اطاعت کریں گے جس کی بعثت کی بشارات کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ رسول وقت پر مبعوث ہو کر انہیں نیک کاموں کی تلقین کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام قرار دیتا ہے اور وہ ان سے سخت حکموں کے بوجھوں کو اور رسومات کے پھندوں کو جو ان کی گردنوں میں پڑے ہوئے تھے دور کرتا ہے۔

چونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی ایک غرض رسم و رواج کو مٹانا تھا۔ اس لئے اسلام نے صرف رسوم کی مخالفت ہی نہیں کی بلکہ ان کو مختلف دلائل کے ذریعہ سے جڑ سے اکھیڑنے کی پوری کوشش کی ہے چنانچہ اس نقطہ نظر کے ماتحت رسم و رواج کے پیچھے چلنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْـًٔا وَّلَا یَهْتَدُوْنَ (المائدہ ع ۱۴)

یعنی جب لوگوں کو یہ دعوت دی جاتی ہے۔ کہ اسی شریعت کی پیروی کرو۔ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی ہے۔ تو اس کے جواب میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ جن رسوم و عادات پر ہم نے اپنے باپ دادا کو چلتے ہوئے پایا وہی طریق ہمارے لئے کافی ہے۔ کیا اپنے باپ دادا کی تقلید کا دعویٰ کرنے والے یہ نہیں سمجھتے کہ ہو سکتا ہے کہ ان رسوم کے ترویج دینے والے نہ تو کوئی ذاتی علم رکھتے ہوں جس کی بناء پر انہوں نے ان رسوم کو چلایا اور نہ انہیں خدا کی طرف سے کوئی ہدایت ملی ہو کہ وہ ان رسوم کو رائج کریں۔ بلکہ ان کی جاری کردہ رسوم سر اسر جہالت پر مبنی ہوں۔ تو کیا یہ لوگ پھر بھی لکیر کے فقیر بنے رہیں گے۔ گویا اسلام رسم و رواج کی تقلید کرنے کو جہالت قرار دیتا ہے۔ اور بار بار کہتا ہے کہ ہر کام کی بنیاد واقعات، حقائق اور بینات و شواہد پر ہونی چاہیے۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم)

-○-

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● اسلام آباد۔ ۲۶۔ اگست

وزیر خارجہ جناب شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ سرحدوں پر بھارتی افواج کی نقل و حرکت سے حکومت پوری طرح باخبر ہے۔ اس صورت حال کے مقابلے کے لئے تمام ضروری اقدامات کر لئے گئے ہیں۔ ہم پوری طرح چوکس ہیں اور موجودہ صورت حال کے پیش نظر ہمیں چوکنا رہنا ہوگا۔

وزیر خارجہ کی یہ پہلی پریس کانفرنس تھی اس میں پاک بھارت تعلقات دولت مشترکہ کانفرنس، پاکستان کے بارے میں امریکی رویہ اور پاک روس تعلقات کے بارے میں سوالات پوچھے گئے۔

انہوں نے کہا کہ ہم بھارت کی جنگی تیاریوں سے پوری طرح باخبر ہیں۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان تمام ضروری اقدامات کر رہی ہے۔ اس معاملہ میں کوتاہی نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے کہا جزائر انڈیمان اور نکوبار میں بھارتی بحری اڈوں کو مضبوط بنانے کی کارروائیوں کے سدباب کے لئے ہم ہر ممکن اقدام کریں گے۔ ہم بھارت کے ساتھ اسلحہ کی دوڑ شروع کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے

● اسلام آباد ۲۷۔ اگست

وزیر خارجہ جناب شریف الدین پیرزادہ نے کہا کہ پاکستان بھارت کے ساتھ قریبی دوستانہ تعلقات کا خواہش مند ہے۔ پاکستان چاہتا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے بھارت کے ساتھ بنیادی تنازعہ کشمیر کا تصفیہ ہو جائے اور فوجوں میں کمی کے متعلق کوئی لائحہ عمل طے ہو جائے تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان اچھے پڑوسیوں کی طرح مستحکم دوستی قائم ہو سکے۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ بھارت کا رویہ اب تک مایوس کن ہے۔

انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ وزارتی مذاکرات کے متعلق بھارت کے آخری مراسلہ کا جواب مرتب کیا جا رہا ہے اور بہت جلد بھارتی حکومت کو بھیج دیا جائے گا۔ مذاکرات کے متعلق بھارتی موقف غیر معقول ہے۔

● نئی دہلی ۲۷۔ اگست۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی نے پھر کہا ہے کہ کشمیر کے متعلق کوئی بات چیت نہیں ہو سکتی کشمیر کا بھارت سے مکمل طور پر الحاق ہو چکا ہے وہ پارلیمنٹ میں ایک تحریک استحقاق پر تقریر کر رہی تھیں۔

مسز اندرا نے کہا کہ مسٹر جے پرکاش نرائن نے شیخ عبداللہ سے جو ملاقات کی تھی وہ نجی نوعیت کی تھی۔ انہوں نے حکومت کے ایماء پر ملاقات نہیں کی تھی انہوں نے بتایا کہ کل جے پرکاش نارائن نے مجھ سے ملاقات کی تھی اور شیخ عبداللہ کے ساتھ اپنی بات چیت کے بارے میں بتایا تھا۔

● اسلام آباد۔ ۲۷۔ اگست۔ وزیر خارجہ جناب شریف الدین پیرزادہ نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پاکستان نے امریکہ سے نقد رقم سے جو اسلحہ خریدا تھا وہ واگذار کر دیا گیا ہے

وزیر خارجہ نے بتایا کہ پاکستان نے یہ اسلحہ پاک بھارت جنگ سے قبل امریکہ سے خریدا تھا۔ لیکن جنگ کے دوران امریکہ نے یہ اسلحہ اس بناء پر روک لیا تھا کہ وہ جنگ کو پھیلانا نہیں چاہتا۔ امریکہ نے یہ اسلحہ واگذار کر دیا ہے اس میں سے کچھ اسلحہ پاکستان پہنچ چکا ہے اور توقع ہے باقی بھی جلد پاکستان پہنچ جائے گا۔ یہ اسلحہ چند ماہ قبل واگذار کیا گیا تھا۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ امریکہ نے چونکہ پاکستان کی فوجی امداد بند کر رکھی ہے اس لئے امریکی فوجی مشیروں کی تعداد بھی گھٹا دی گئی ہے کیونکہ ان کا کوئی کام باقی نہیں رہا تھا۔ اس وقت پاکستان میں امریکہ کا کوئی فوجی نہیں ہے

● استنبول ۲۷۔ اگست۔ کل انطاکیہ میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے جن سے پورا شہر ہل گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق زلزلے سے ایک مکان زمین بوس ہو گیا۔ اور ۱۲ سالہ لڑکی اس میں دب کر جاں بحق ہو گئی۔ بعض دوسرے مکانوں میں دراڑیں پڑ گئیں انطاکیہ بحر روم کے ساحل پر واقع ہے۔ دریں اثناء ترکی کی وزارت خارجہ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ وارتو میں دو سو سیاح بھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ وارتو میں کوئی غیر ملکی ہلاک نہیں ہوا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴